ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز
Rs.2/-

بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اھل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۷ ☆ شمارہ ۳۵ ☆ ۲۰/فروری تا ۲۶/فروری ۲۰۲۳ء بمطابق ۲۸/رجب المرجب تا ۵/شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ

کلام اللہ جل جلالہ

اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ اتار دوں گا اور ضرور انہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں اللہ کے پاس کا ثواب، اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے، اے سننے والے! کافروں کا شہروں میں اہلے گہلے پھرنا ہرگز تجھے دھوکا نہ دے

(آل عمران ۱۹۵-۱۹۶)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے: میں نے ایک عظیم ہستی دیکھی نہ تو روح کی اس تک رسائی ہے اور نہ ہی قلبی خیالات کی اس تک پہنچ ہے پاکی ہے اسے اور بلندی، نہ ہی اس کا کسی آنکھ نے مشاہدہ کیا نہ کسی کان کو اس کی شنوائی ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں کسی شہ کے دل میں کھٹکا ہوا تو میں اپنے رب کے قریب ہو گیا۔ (الاسرا و المعراج ص ۳۳)

رضا اکیڈمی کی جانب سے شوافع حضرات نے کھڑک ممبئی میں ترکی و شام زلزلہ مہلوکین کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی و دعاء مغفرت ہوئی

ترکی وشام کے متاثرین کیلئے امدادی کاموں میں مزید تیزی پیدا کرنے کی ضرورت ہے: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: ترکی و شام میں آنے والے قیامت خیز زلزلہ میں جاں بحق ہونے والوں کو خراج محبت عالم اسلام کی طرف سے مختلف انداز میں پیش کیا جا رہا ہے امت مسلمہ ترکی وشام کے متاثرین کے لئے بے چین و پریشان ہے بالخصوص بھارت میں متحرک وفعال تحریک رضا اکیڈمی نے شروع سے ہی ترکی بھائیوں کی مدد کیلئے ہاتھ بڑھایا ہے

آج اسی مناسبت سے رضا اکیڈمی نے شوافع حضرات کے ذریعے ترکی و شام زلزلہ مہلوکین کی غائبانہ نماز جنازہ کا اہتمام کیا جس میں کھڑک مسجد کے سامنے حضرت مولانا محمد اسماعیل امجدی شافعی کی اقتداء میں نماز غائبانہ ادا کی گئی اور ان کی بے شمار مغفرت کی دعا ہوئی

مہلوکین کے نماز غائبانہ سے فارغ ہو کر میڈیا سے بات کرتے ہوئے رضا اکیڈمی کے بانی وسربراہ قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب نے کہا کہ ترکی و شام کے حالات بہت ہی پریشان کن ہیں اموات کی شرح میں اضافے کے ساتھ ساتھ کڑوروں افراد کے سڑکوں پر پڑے ہونے کی خبر ہے جو افسوس ناک ہے اس لیے ان کی مدد کرنا جمیعۃ المسلمین کا اولین فریضہ ہے

حضرت نوری صاحب نے کہا کہ نماز غائبانہ شوافع حضرات نے ادا کر کے ترکی و شام کے شہداء سے اظہار محبت پیش کیا ہے۔ مزید اگر ان متاثرین کے لئے ایک مرتبہ اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے تو بہتر ہوگا۔

آخر میں ترکی و شام کے متاثرین بھائیوں کے لیے ریلیف جمع کرنے کی کوششوں میں مصروف الحاج محمد سعید نوری صاحب نے قوم وملت اراکین وممبران وائمہ سے گزارش کی کہ آپ حضرات جمعہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں جن مساجد میں اعلان نہیں ہوا برائے محبت آپ ترکی وشام اردن لبنان عراق کے متاثرین بھائیوں کے نام پر اظہار ہمدردی نذر کرتے ہوئے اعلان فرمائیں اور جو بھی رقوم جمع ہوں دفتر رضا اکیڈمی میں پیش کریں

اس موقع پر حضرت مولانا شمیم الزمان ازہری نے کہا کہ ترکی بھائیوں کا غم ہم سب کا غم ہے اسی طرح سے ان کی پریشانی ہم سب کی مشترکہ پریشانی ہے جس پر اہل ثروت سے لیکر سبھی بھائیوں کو میدان عمل میں آنا چاہیے،

غائبانہ نماز جنازہ میں شوافع علماء میں مولانا علی مدنی شافعی مکہ شریف، مولانا عبد اللہ ثقافی شافعی، مولانا خالد شافعی، آصف چوگلے شافعی دار المدینہ کھڑک ممبئی، اشرف شافعی جوگیشوری، آخر میں دعا مبلغ تحریک درود وسلام حضرت مولانا محمد عباس رضوی نے کی

فقط: محمد عارف رضوی

انتقال پر ملال

الحاج محمد عمران دادانی کی رحلت اہلسنت کا عظیم خسارہ ہے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن خادم القرآن الحاج محمد عمران دادانی رضوی صاحب اب اس دنیا میں نہ رہے ان کی رحلت کی خبر ملتے ہی کافی دکھ ہوا کہ آج رضا اکیڈمی کا ایک مخلص رکن ہم کو چھوڑ کر راہی ملک عدم ہو گیا واضح رہے کہ الحاج محمد عمران دادانی رضوی صاحب چند دنوں سے عارضۂ قلب میں مبتلا تھے پھر بھی ان کا دفتر رضا اکیڈمی میں دین وسنیت کی تبلیغ کی خاطر تادم حیات آنا جانا برقرار رہا مرحوم ممبئی مہاراشٹر میں کنز الایمان کی نشر واشاعت میں پیش پیش رہے۔ اکابر علمائے اہلسنت کے محبوب نظر تھے مذہبی سماجی رفاہی وفلاحی کاموں میں مضبوط پکڑ رکھنے والی شخصیت کے مالک تھے اسی کے ساتھ آپ دیندار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے غرباء پروری آپ کی فطرت میں شامل تھی رضا اکیڈمی کے ہر مشن پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھنے میں کبھی کوئی عار محسوس نہیں کیا ان کا ہمارے درمیان سے اچانک رخصت ہو جانا دنیائے سنیت اور بالخصوص رضا اکیڈمی ممبئی کے لئے ایک عظیم خسارہ اور خلا ہے ایسا خلا ہے جس کا پر ہونا محال تو نہیں البتہ مشکل ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعاء ہے کہ ہم سب کو ان کا نعم البدل عطاء فرمائے، ان کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل پر اجر جزیل عطاء فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

سوگوار: اسیر مفتئ اعظم الحاج محمد سعید نوری
جنرل سکریٹری رضا اکیڈمی ممبئی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و محترم مرحوم عمران دادانی صاحب کی یاد میں خانقاہ برکاتیہ میں محفل کا انعقاد

مارہرہ شریف یوپی: جیسے ہی یہ دل خراش خبر کانوں میں پڑی، کہ خادم قرآن ناشرِ کنز الایمان الحاج محمد عمران دادانی رضوی صاحب (بانی نشانِ اختر ممبئی) ۱۴/فروری ۲۰۲۳ء مطابق ۲۲/رجب المرجب ۱۴۴۴ھ بروز منگل وصال فرما گئے، تو فوراً ہی بے ساختہ زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کی صدا بلند ہوئی، سبحان اللہ دن بھی کیا پیارا نصیب ہوا، کہ جس دن کو کاتب وحی خال المومنین صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے نسبت ہے، اسی سلسلے میں ۲۲/رجب المرجب ۱۴۴۴ھ کو بعد نماز مغرب برکاتی مسجد (خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف) میں ایصال ثواب کی محفل منعقد ہوئی، تلاوت قرآن وحمد ونعت و منقبت کے بعد برکاتی دولہا حضور رفیق ملت دامت برکاتہم العالیہ تشریف لائے، میں یہاں پر مرشد کریم کے اقوال نقل سے پہلے دادانی صاحب کے عظیم کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ کی جھلک پیش کرنا چاہوں گا۔

دادانی صاحب کا سب سے بڑا کارنامہ الفی قرآن کی اشاعت ہے، جس کا ہر صفحہ الف سے شروع ہوتا ہے، اس کام کے لئے چار کاتبوں و چھ علما نے پیر طریقت حضرت علامہ عبد المبین نعمانی مدظلہ العالی کی سرپرستی میں کام کیا۔ ساتھ ہی کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن کی از سر نو تصحیح کرا کے شائع کرایا۔

اس قرآن پاک کی اشاعت کی سب سے بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ پورا قرآن پاک ہاتھ سے تحریر کیا گیا اور ڈیزائننگ بھی کاتبوں نے ہی کی۔ جو قابل دید ہے۔ جب یہ قرآن پاک سعودی فرمانروا شاہ سلمان کے پاس گیا تو شاہ نے اپنی خوشی کا اظہار کیا اور ایوارڈ دینے کے لئے بلایا اور قرآن پاک کا یہ عظیم پروجیکٹ حاصل کرنے کی خواہش بھی ظاہر کی مگر دادانی صاحب نے اس پروجیکٹ کو اپنے پاس ہی رہنے دیا۔

یہی وجہ ہے کہ آج ان کا ذکر، اس عظیم خانقاہ (خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف) میں بھی کیا گیا۔ مرشد نے خود فرمایا: کہ انسان اپنے کام کی بنیاد پر پہچانا جاتا ہے، اگر عمران دادانی صاحب یہ کام نہیں کرتے تو خانقاہ برکاتیہ میں انہیں یاد نہیں کیا جاتا، خانقاہ برکاتیہ نہ کسی کو امول لگاتی ہے نہ پولش کرتی ہے، جو کام کرتا ہے اسی کا ذکر کرتی ہے، تو ہم سب کو بھی چاہیے کہ کام کی طرف متوجہ ہوں، کام ہی انسان کو معزز بناتا ہے، اللہ کا وہ نیک بندہ جس نے آج سے سو سال پہلے جو کام کیا، دنیا آج بھی اس کے کام کو یاد کرتی نظر آتی ہے، جس کا نام ہے امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی۔ (علیہ الرحمہ)

اب تقریر کا کچھ رنگ بدلا، کیونکہ برکاتیوں کی محفل میں جب امام کا نام آتا ہے، تو چہرے خوشی سے کھل اٹھتے ہیں، اور خانقاہ برکاتیہ کی تو کوئی ایسی محفل ہی نہیں ہوتی جس میں اعلیٰ حضرت کا ذکر نہ ہوتا ہو، ہر محفل میں یہی اعلان ہوتا ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت کو مضبوطی سے تھامے رہنا کیونکہ

تیری الفت میرے مرشد نے مجھے
دی ہے گھٹی میں پلا احمد رضا

اس کے بعد ابا حضور نے ہم سب سے پوچھا کہ آج ۲۲/رجب المرجب ہے آج کس کا دن ہے، ہم سب نے بیک زباں ہو کر بلند آواز سے عرض کیا حضرت امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کا پھر فرمایا حضرت امیر معاویہ کون ہیں، ہم سب نے عرض کیا کاتب وحی وصحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اس کے بعد فرمایا انبیا کے بعد سب سے افضل بشر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور فضیلت کی ترتیب وہی ہے جو ترتیبِ خلافت ہے، یہی عقیدہ تمہیں جامعہ احسن البرکات میں پلایا گیا ہے، اس عقیدہ کو ہمیشہ مضبوطی سے تھامے رہنا، اور اس عقیدہ کو اپنے ساتھ لے کر جانا کہ انبیاء کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

ہمیں مولی علی سے پیار ہے
مگر افضل یار غار ہے

اس کے بعد صلاۃ وسلام پڑھا گیا اور دعا کے ساتھ محفل کا اختتام ہوا۔

محمد حسن رضا جامعہ احسن البرکات مارہرہ شریف

خادم قرآن الحاج محمد عمران دادانی ممبئی، دار خلد چل دیے

۲۲/رجب المرجب ۱۴۴۴ھ) دو پہر بعد جناب غلام مصطفیٰ رضوی مالے گاؤں کے ذریعے یہ جانکاہ خبر موصول ہوئی کہ خادم قرآن، ناشر کنز الایمان الحاج محمد عمران دادانی ممبئی اس دار فانی سے کوچ کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون

یوں تو اس دنیا سے ہر ایک کو جانا ہے، لیکن کسی کسی کا جانا بہتوں کو رلا جاتا ہے، بہتوں کو رنجیدہ کر جاتا ہے، عمران بھائی کی ذات بھی انہیں میں سے ایک تھی، آپ کے سینے میں قرآن پاک کے لیے دھڑکتا ہوا دل تھا، قرآن پاک کی عمدہ کتاب، ترجمہ وتفسیر کی تصحیح کے ساتھ معیاری اشاعت، اور عوام الناس تک اس کی رسائی ان کا مشن تھا، انہوں نے تصحیح کنز الایمان کا بیڑا اٹھایا اور ماہر علما سے تصحیح کرا کے اشاعت کرائی، اور بھی بہت سے کام جاری ہیں، ان کے رفقاء اب ان کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا عزم رکھتے ہیں، اس طرح سے ان کا مشن اب بھی جاری ہے، لیکن اس کارواں کے روح رواں رخصت ہو گئے، اللہ پاک ہم سب کو خدمت قرآن کی توفیق بخشے آمین،

ناچیز ان کے جملہ اہل خانہ، بالخصوص ان کے فرزند عزیزم شیران دادانی کو پرسہ دے رہا ہے اور ان کے بلندی درجات کی دعائیں کرتے ہوئے اس غم کی گھڑی میں شریک ہے،

سوگوار و شریک غم
محمد عارف رضا نعمانی مصباحی
☆☆☆☆☆

مرحبا صلِ علیٰ آپ کی معراج کی رات

مرحبا صلِ علیٰ آپ کی معراج کی رات
کس قدر حاملِ انوار تھی معراج کی رات
شُکر ہے اوج پہ قسمت ہوئی معراج کی رات
اپنی بخشش کی ضمانت ہوئی معراج کی رات
حق سے ملنے گئے، محبوبِ خدا ایسے ملے
قابَ قوسین کی تفسیر تھی معراج کی رات
رہ گئے طائرِ سدرہ کے بھی بازو تھک کر
اُن کی پرواز نہ لیکن رُکی معراج کی رات
جانے محبوب ومحب کے کوئی کیا راز و نیاز
نہ ملَک کی بھی رسائی ہوئی معراج کی رات
نہ کوئی پہنچا وہاں تک نہ کوئی پہنچے کبھی
طُرفۃُ العَین میں پہنچے نبی معراج کی رات
تھے تجلّیِ صفاتی سے ہی غش میں موسیٰ
آپ کو دید ہوئی ذات کی معراج کی رات
ہم گنہگار غلاموں کا تھا کس درجہ خیال
پیشِ حق یاد ہماری رہی معراج کی رات
یہ نصیبہ ترا اُمّت! ہے نبی کے صدقے
لا مکاں پر جو تری یاد تھی معراج کی رات
منبعِ مغفرت و معدنِ برکات ونجات
مِلی یونس ہمیں رحمت بھری معراج کی رات

تفکرِ پاکیزہ
مولانا محمد یونس مالیگ رحمۃ اللہ علیہ

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز ممبئی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ بہت ہی عمدہ کاتب تھے اس لئے دربار نبوت میں وحی لکھنے والوں کی جماعت میں شامل کر لئے گئے اسی لئے آپ کو کاتب وحی بھی کہا جاتا ہے

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز ممبئی

اداریہ

بچوں کی تربیت میں ماں کا کردار!

نوعمری میں بچّوں کی تربیت: ماں پر اولاد کی ایسی تربیت کرنا لازم ہے کہ وہ بچپن ہی سے اچھائیوں سے پیار کریں اور بُرائیوں سے بیزار رہیں، بچے اچّھائی کریں تو حوصلہ افزائی کرے، برائی کریں تو انہیں مناسب انداز سے منع کرے، اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہوسکتا ہے کہ بچّہ بگڑ جائے اور بڑا ہو کر کچھ کا کچھ کرڈالے۔ باپ کی طرح ماں بھی بچّوں کے لئے مثالی شخصیت ہوتی ہے، ہماری آج کی اہم ترین ضرورت ہے کہ مائیں خود صحابیات وصالحات کی سیرت پر عمل پیرا ہو کر اولاد کی تعلیم و تربیت پر توجہ دیں تاکہ ہمارا مُعاشرہ سنّت کا گہوارہ بنے۔ نیز ماں کو چاہئے کہ اولاد کو بچپن ہی سے رسولِ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور سلف وصالحین رحمہم اللہ المُبین کے واقعات سنائے تاکہ بچپن ہی سے ان کے دلوں میں ان بزرگ ہستیوں کی مَحبت نقش ہوجائے اور وہ ان کی سیرتِ مقدسہ کو اپنانے کی کوشش کریں۔ ماں کو چاہئے کہ جونہی اولاد گھر سے باہر جانے کے قابل ہو تو انہیں والد کا نام اور گھر کا پتا، رابطہ نمبر لازمی یاد کروائے کہ خدانخواستہ اگر کبھی راستہ بھول جائیں یا گم ہوجائیں تو گھر پہنچنا ممکن ہو۔ بیٹی جب تھوڑی بڑی ہوجائے تو اسکارف پہنائیں اور تھوڑی اور بڑی ہو تو چھوٹا سا بُرقع بنوادیں تاکہ بڑی ہوکر شرعی پردے کی عادی بن سکے۔

بچّے کو خالقِ حقیقی کا تعارف: ماں کو چاہئے کہ بچپن ہی سے بچے کا ایمان مضبوط کرنے کی کوشش کرے، اسے کتے بلی یا جن بھوت سے نہ ڈرائے بلکہ جب بھی کوئی بات ہو تو بچے کے ذہن میں اللہ پاک کا تصور ڈالے کہ بیٹا! یہ کام اللہ پاک کو پسند ہے اور یہ پسند نہیں وغیرہ۔ بچہ پوچھے گا کہ اللہ پاک کون ہے؟ تو اب اسے بتائیں کہ جس نے ساری دنیا کو بنایا، ہم سب اللہ کے بندے ہیں، اس طرح بچے کا ایمان مضبوط ہوگا۔

بچّوں کو شروع سے صفائی کا عادی بنائیں: ماں کو چاہئے کہ بچّے کو بچپن سے ہی صفائی کا عادی بنائے اور اسے بتائے کہ اللہ ربّ العزّت پاکیزہ رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ گرمی کے موسم میں ممکن ہو تو بچے کو روزانہ نہلائے، کپڑے گندے ہوں تو فوراً بدل دے، بستر ناپاک ہرگز نہ رہنے دے، فوراً اُسے پاک کرے اور بچوں کی صفائی کا خاص خیال رکھے۔

بچّوں کے سامنے جھوٹ ہلاکت خیز ہے: جھوٹ بولنا ویسے تو کبیرہ گناہ ہے ہی لیکن بچّوں کے سامنے جھوٹ بولنا بہت ہی ہلاکت انگیز ہے۔ جن بچوں کے سامنے ماں باپ جھوٹ بولتے ہیں، کوئی دروازے پر آئے تو بچوں سے کہلوا دیتے ہیں کہ گھر پر کوئی نہیں وغیرہ، کچھ بعید (دُور) نہیں وہ آگے چل کر انہی ماں باپ سے جھوٹ بولیں۔

بچّوں کے لئے دعا ضرور کیجئے: بچّوں کی مدنی تربیت میں ماں کی محنت کے ساتھ اس کی دعاؤں کا بہت عمل دخل ہے۔ ماں کی دعاؤں کو قبولیت کا خاص مقام حاصل ہے جیسا کہ بینائی لَوٹ آئی: امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی بچپن میں نابینا ہوگئے تھے، اُس وقت کے مشہور طبیبوں سے علاج کروایا گیا لیکن آنکھوں کی روشنی واپس نہ آسکی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ عبادت گزار خاتون تھیں، انہوں نے رو رو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا مانگی: یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ! میرے بیٹے کی آنکھیں روشن کردے۔ ایک رات انہیں خواب میں اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت سیّدنا ابراہیم علی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کی زیارت ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے تمہارے رونے اور کثرت سے دعا مانگنے کے سبب تمہارے بیٹے کی آنکھیں روشن کردی ہیں۔ صبح جب امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی بستر سے اٹھے تو ان کی آنکھیں روشن ہوچکی تھیں۔ (اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۱۰)

بچّوں کی لڑائی بڑوں تک نہ جائے: بچّے بچّے ہوتے ہیں، کھیلتے کھیلتے لڑ پڑتے ہیں اور اگلے ہی لمحے پھر ایک ہوجاتے ہیں، ماں کو چاہئے کہ بچّوں کی لڑائی میں جانبداری سے کام لیتے ہوئے دوسرے بچّوں کا قصور نہ نکالے بلکہ دیکھے کہ غلطی کس کی ہے، اپنے بچّے کی غلطی پر دوسروں سے معافی مانگنے کا ذہن بنائے اور سمجھائے کہ جب بھی غلطی ہوجائے تو معافی مانگ لینی چاہئے۔ جو مائیں اپنے بچّے کی غلطی ہونے کے باوجود دوسرے کے بچے کو ڈانٹتی اور ناحق اپنے بچے کی غلطی سے چشم پوشی کرتی ہیں کئی بار ان بچّوں کی لڑائیاں چھوٹوں سے بڑھ کر بڑوں تک پہنچ جاتی ہیں جس سے بڑا نقصان ہوتا ہے۔

تعلیمی معاملات میں ماں کی ذمّہ داریاں: بعض مائیں اس بات پر بضد ہوتی ہیں کہ بچّے فلاں ادارے میں پڑھیں گے، جبکہ بچّوں کا باپ یا دیگر بڑے اس ادارے کی ناکامیوں یا دینی تعلیم کے فقدان کو جانتے ہوئے منع کرتے ہیں، اس لئے ماں کو ضد نہیں سوچ سے کام لینا چاہئے بلکہ ماں کو تو چاہئے کہ بچّوں کی تعلیم و تربیت اور کردار سازی کے لئے بچّوں کے ابّو کو بھی اچھے مشورے دے اور مناسب انداز میں سمجھائے۔ بچّوں پر اپنی خواہشات کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے، ان کا ذہنی میلان بھی ضرور دیکھئے۔ خاص طور پر اگر بچّہ دینی تعلیم کی طرف رغبت رکھتا ہے تو یہ بہت بڑی سعادت اور دنیا و آخرت کی بھلائی کا ذریعہ ہے۔

بچّوں کی نجی زندگی میں ماں کا کردار: ماں اور بچوں کا رشتہ کئی پہلوؤں سے امتیازی حیثیت رکھتا ہے، جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بچّے بہت ساری باتیں ماں کے ساتھ کر لیتے ہیں لیکن باپ سے نہیں کر پاتے، لہٰذا ماں کو چاہئے کہ ایسے مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں صحیح مشورہ دے اور درست راہنمائی کرنے کی کوشش کرے۔ بیٹوں کے معاملات تو باپ دیکھ لیتا ہے لیکن بیٹیوں کے حوالے سے ماں کو زیادہ خبردار رہنا چاہئے کہ ان کی دوستی کیسی لڑکیوں کے ساتھ ہے، اکثر دیکھا گیا ہے کہ امیر اور فیشن پرست گھرانے کی لڑکیوں سے دوستی رکھنے والی لڑکیوں کے غریب ماں باپ کئی طرح کی آزمائشوں کا سامنا کرتے ہیں۔ اولاد کے لئے رشتوں کے انتخاب میں اکثر ماؤں کا کردار ہوتا ہے، صرف دنیوی مال و دولت اور اعلیٰ نوکری کو ترجیح نہیں دینی چاہئے، بلکہ خوش اخلاقی اور مذہبی و صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ گھرانے کے ساتھ ساتھ اولاد کی رضامندی کو اولین ترجیح دینی چاہئے۔ اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ تمام ماؤں کو حقیقی معنوں میں خاتونِ جنّت حضرت سیّدتنا فاطمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مبارک سیرت پر چلتے ہوئے اپنے بچوں کی مدنی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الاَمِین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شان رفعت اور معراج کا فضل وشرف

از: غلام مصطفیٰ رضوی

نورِ حقیقی رب عزوجل نے ہدایت انسانی کیلئے انبیائے کرام بھیجے، آخر میں انھیں بھیجا جن کے لیے کونین سجائی تھی، انھیں فضل وکمال عطا فرمایا، ایسا فضل وکمال کہ عقل انسانی اس کا احاطہ نہیں کرسکتی۔ انھیں کونین کی ہدایت کو بھیجا، نوری مخلوق کے لیے بھی اور خاکی مخلوق کے لیے بھی۔ سید کونین رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس دونوں پہلوؤں کی جامع ہے، شان بشریت اور شان نورانیت، وہ افضل البشر ہیں، سید البشر ہیں، خیر البشر ہیں، اور نوری بشر ہیں اور ایسے کہ:

وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡہَوٰی ۝ اِنۡ ہُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۝ (سورۃ النجم: ۳-۴) ”اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انھیں کی جاتی ہے۔“

اللہ کریم نے ”رسول مقدس“ کو نور فرمایا اور اپنی کتاب ”قرآن مقدس“ کو بھی: قَدۡ جَآءَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیۡنٌ (المآئدۃ: ۱۵) ”بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔“ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا گیا کیوں کہ آپ سے تاریکیِ کفر دور ہوئی اور راہِ حق واضح ہوگئی۔ (خزائن العرفان) شان بشریت پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری محدث بریلوی لکھتے ہیں: وہ (سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم) بشر ہیں مگر عالم علوی سے لاکھ درجہ اشرف و احسن، وہ انسان ہیں مگر ارواحِ ملائکہ سے ہزار درجہ الطف، وہ خود فرماتے ہیں: لست کمثلکم ”میں تم جیسا نہیں“ رواہ الشیخان (اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا۔) (قمر التمام، ص ۱۵)

وہی نورِ حق وہی ظلِ رب،
ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں
کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

اللہ کریم نے اپنے محبوب کو جہاں رفعت وکمال سے نوازا، اعجاز واکرام عطا کیا وہیں وہ منفرد شان عطا کی جو دوسرے انبیا کو نہ ملی، معراج عطا کی، اپنا دیدار کرایا، اپنے قرب خاص کا شرف و اعزاز بخشا، ”معراج“ نبوی کمال و بلندی کا نمایاں باب ہے۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے: ”پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی۔“ مسجد اقصیٰ سے آگے کے سفر کا بیان سورۃ النجم میں ہوا، آغاز اس طرح ہوا: ”اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے۔“

اللہ کا دیدار رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج ہے، اس کا سب سے پہلے انکار کفار مکہ نے کیا، بعد کے دور میں مستشرقین یورپ نے اور عقل خام سے دیکھنے والے کلمہ گویوں نے، حالاں کہ ”معراج“ کا معاملہ عقل سے نہیں سمجھ میں آ سکتا ہے، امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی فرماتے ہیں: عقل کو حجت نہیں قرار دیا جا سکتا، اس سے غلطی کا احتمال ہے۔ (مکتوبات ج ۳) عقل کی پرواز بڑی محدود ہے، اس کے لیے ”وحی“ کی رہ نمائی درکار ہے، جب وحی معراج نبوی کی تائید کر رہی ہے تو پھر ایک موحد کیسے عقل کو قبلہ مان سکتا ہے۔ یہ ایک علمی نکتہ ہے، رویت باری سے متعلق قرآن کی سُنیں: ”تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو اور انھوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا۔“ (النجم: ۱۲-۱۳) مفسرین کہتے ہیں: معراج شریف بہ حالت بیداری جسم وروح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی یہی جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے۔ (خزائن العرفان)

راقم نے جیسا کہ ابتدا میں تحریر کیا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کا ایک پہلو نورانیت بھی ہے اور نور کا مقام بلندی ہے، رب قادر مطلق نے اپنے محبوب کو معراج عطا فرمائی تو اس میں جائے حیرت کیا؟ بلکہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس سے خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے اور رب کی قدرت کا اظہار۔ مجھے یہاں امام شرف الدین بوصیری (م ۶۹۴ھ) کا ایک شعر یاد آرہا ہے؂

فَحُزۡتَ کُلَّ فَخَارٍ غَیۡرَ مُشۡتَرَکٍ
وَجُزۡتَ کُلَّ مَقَامٍ غَیۡرَ مُزۡدَحَمٍ

ترجمہ: تو آپ نے ہر قابل فخر کمال اپنی ذات میں اس طرح سمیٹ لیا کہ اس میں کوئی آپ کا شریک وسہیم نہیں اور ہر منزل آپ نے تنِ تنہا طے کی۔ (کشف بردہ ص ۳۴۳)

(۱) امام نسائی اور امام ابن خزیمہ وحاکم وبیہقی کی روایت میں ہے: کیا ابراہیم علیہ السلام کے لیے دوستی اور موسیٰ علیہ السلام کے لیے کلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دیدار ہونے میں تمہیں کچھ حیرت ہے؟...... حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے، امام قسطلانی وزرقانی نے فرمایا اس کی سند جید ہے۔ (رحمت عالم اور دیدار الٰہی ص ۱۲)

(۲) امام الائمہ ابن خزیمہ وبزار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں: بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔ (نفس مصدر ص ۱۳)

(۳) امام نووی شرح صحیح مسلم میں، علامہ محمد بن عبد الباقی شرح مواہب میں فرماتے ہیں کہ: جمہور علمائے کرام کے نزدیک راجح یہی ہے کہ حضور تاج دار مدینہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی شب اپنے رب عزوجل کو انھیں آنکھوں سے دیکھا۔ (نفس مصدر ص ۱۵)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے: میں نے ایک عظیم ہستی دیکھی نہ تو روح کی اس تک رسائی ہے اور نہ ہی قلبی خیالات کی اس تک پہنچ ہے پاکی ہے اسے اور بلندی، نہ ہی اس کا کسی آنکھ نے مشاہدہ کیا نہ کسی کان کو اس کی شنوائی ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں کسی شہ کے دل میں کھٹکا ہوا تو میں اپنے رب کے قریب ہوگیا۔ (الاسرأ والمعراج ص ۳۳)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی فرماتے ہیں؂

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

احادیث مبارکہ میں معراج کے دلائل کثیر ہیں، جس پر ہر دور کے محدثین وسلفِ صالحین نے پختہ یقین رکھا، عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ جس ذات کے لیے بزم ہستی سنواری گئی، آرائش کی گئی، خالق حقیقی اگر اپنے اس شاہ کار کو اپنا دیدار کرادے تو جائے تعجب نہیں! سید محمد اشرفؔ میاں مارہروی کا ایک شعر اس باب میں مضمون آفرینی کا نمونہ ہے، وہ فرماتے ہیں؂

وہ خدا کے نور کو دیکھ کر جہان والوں میں آگئے
سرِ عرش جانا کمال تھا کہ وہاں سے آنا کمال ہے

معراج میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلوہ باری کو ملاحظہ فرمایا، آسمانوں کی سیر کی، انبیائے کرام علیہم السلام سے ملاقات فرمائی، اور مسجد اقصیٰ میں انبیا کی امامت کی، یہ امامت آپ کی نبوت کے کامل ہونے پر ایک دلیل ہے یعنی ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام الانبیاء ہیں اور آخری نبی......

قبلۂ اول بیت المقدس جسے معراج میں خاص عظمت ملی اس پر یہودی قابض ہیں، دن بہ دن ان کے تسلط میں شدت آرہی ہے، مسلم ممالک تماشائی ہیں، انھیں حرم کی پاس بانی کا پاس نہیں ہے، شاہان مملکت اسلامیہ عیش وطرب میں مبتلا ہیں اور امت آزمایش میں۔ ان حالات میں مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ قبلۂ اول کی آزادی کے لیے ہر ممکن کوشش کریں، دعائیں کریں، معراج کی مبارک شب میں رب کی بارگاہ میں جبین نیاز خم کردیں۔ معراج کے دولھا کا وسیلہ لیں ......امید قوی کہ رب کی رحمت نازل ہوگی، وہ صبح نمودار ہوگی جس سے یہودی سازشوں کے اندھیرے چھٹ جائیں گے۔ اللہ کریم! شب معراج کے طفیل قبلۂ اول کو یہودی تسلط سے آزاد فرما۔ اور خوب خوب درود نازل فرما اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر؂

عَلَیۡکَ صَلَاۃُ اللّٰہِ یَاسَیِّدُ اُسۡرِیۡ
اِلَی اللّٰہِ حَتّٰی مَرَّ بِالسَّبۡعِ وَالۡحُجُبِ

ترجمہ: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہو، اے صاحبِ اسریٰ ومعراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! جسے اللہ نے ساتوں آسمان کی سیر کرائی، اپنے پاس بلایا اور اس منزل پر لے گیا جہاں کوئی نہیں جا سکتا۔

(**نوٹ**: یہ شعر روضۂ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جالی مبارک میں لکھا ہوا ہے۔)

عورت کے گہرے اثرات

عورتوں کو نہ معلوم یہ غلط فہمی کہاں سے ہوگئی ھے کہ وہ مَردوں کو متاثر نہیں کرسکتی ہیں، حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ عورتیں مَردوں پر بہت گہرے اثرات ڈال سکتی ہیں،

مسلمان لڑکی اگر یہ کہنے لگے کہ:

اُس کو محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شکل وصورت پسند ہے، اور ٹونی بلیئر اور جارج بُش کی شکل پسند نہیں ہے، تو آپ دیکھیں گے کہ کس طرح مسلمان نوجوانوں کی شکلیں بدلنا شروع ہوجائیں گی،

مسلمان عورت اگر کہنے لگے کہ:

اُسے کالے صاحب لوگ کا طرز زندگی مرغوب نہیں ہے، بلکہ اُسے اسلامی طرز زندگی مرغوب ہے، جس میں نماز، روزہ ہو، پرہیز گاری اور حُسن اخلاق ہو، خدا کا خوف اور اسلامی آداب وتہذیب کا لحاظ ہو، تو آپ کی آنکھوں کے سامنے مَردوں کی زندگیاں بدلنے لگیں گی،

مسلمان بیوی اگر صاف صاف کہہ دے کہ:

اُسے حرام کی کمائی سے سجائے ہوئے ڈرائنگ روم پسند نہیں ہیں، رشوت کے روپے سے عیش وعشرت کی زندگی بسر کرنا گوارا نہیں ہے، بلکہ وہ حلال کی محدود کمائی میں روکھی سوکھی روٹی کھا کر جھونپڑے میں رہنا زیادہ عزیز رکھتی ہے، تو حرام خوری کے بہت سے اسباب ختم ہوجائیں گے اور کتنی ہی رائج الوقت خرابیوں کا ازالہ ہوجائے گا،

تو ماؤں اور بہنوں مسلم نوجوانوں کو سدھارنے میں کچھ تم بھی حصہ لو، اور یہ طریقہ ہر عورت اپنے گھر میں چالو کردے ان شاء اللہ اسکا گھر دینی ماحول سے آراستہ و پیراستہ ہوجائے گا،

☆☆☆☆☆
========
☆☆☆☆☆

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز ممبئی
جلد نمبر 27 شمارہ نمبر 35
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبد الکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲؍ڈونٹاڈ اسٹریٹ ممبئی ۹ سے شائع کیا۔
سالانہ ممبر شپ
۲۰۰؍روپیے
مالک: عبد الغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے

ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کر رہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں ومضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

سالانہ فیس 200 روپے

پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوائیے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

معراجِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیضیاب "بیت المقدس" یہودی نرغے میں

از: غلام مصطفیٰ رضوی

عالمِ صہیونیت اِس وقت شاداں ہے، مسرتوں سے سرشار ہے، اِس لیے کہ اُن کی فتوحات کا ایک باب تکمیل کو ہے۔ مسجد اقصیٰ قبلۂ اول ان کی دسترس میں مدتوں پہلے آ گیا۔ زیادہ مدت نہیں گزری کہ مسجد اقصیٰ سے مسلمانوں کے مکمل انخلا کی منصوبہ بندی کا امریکی ایجنڈا پیش کیا جا چکا ہے۔ ٹرمپ کے دور میں امریکہ نے اسرائیل کا دارالحکومت بیت المقدس تسلیم کیا تھا، امریکہ کے ذریعے ماضی کا یہ اعلان درحقیقت عالمِ اسلام کو دھمکی بھی تھی، کہ اسرائیل کی مکمل پشت پناہی امریکہ کر رہا ہے۔ اگر کسی نے مخالفت کی تو گویا وہ امریکہ کا دُشمن قرار پائے گا۔ اس موقع پر امریکہ کے دوست مسلم ممالک کا امتحان تھا کہ وہ اللہ کی رضا کے لیے فلسطینی مسلمانوں کا ساتھ دیتے ہیں یا پھر امریکی جارحیت کا؛ گرچہ بعض ممالک نے بیان بازی تک مذمت کی تھی لیکن ان کی ہمدردیاں اور جھکاؤ اسرائیل کی طرف رہا... اسلامی ممالک کی یہودیت کے تئیں خاموش حمایت نے عرب کی سرزمین پر اسرائیل کے حوصلے بلند کر رکھے ہیں۔ نصف صدی سے زائد عرصہ گزرا کہ اہلِ فلسطین نہتے اور تنہا کر دیے گئے۔ وہ اپنے دفاع کی لڑائی خود لڑ رہے ہیں۔ دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد اسرائیل ان پر مسلط ہے۔ اسرائیل کے آگے دبے لچے اور اُس کی حمایت سے عیش و طرب میں مگن کسی مسلم ملک میں فلسطین کی تائید کے لیے میدانِ عمل میں آنے کی جرأت و ہمت نہیں۔ یہ المیہ مزید ابھر کر سامنے آیا۔ جب کہ لہولہان بیت المقدس پوری دنیا میں انسانیت و امن کے نام نہاد علَم برداروں کی اسرائیل نوازی کا شکوہ کر رہا ہے۔

اسلامی تاریخ کا نقشِ تاباں: بیت المقدس اسلامی تاریخ کا عظیم باب ہے۔ اسے حضرت داؤد علیہ السلام نے فتح کیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر فرمایا۔ پھر اہلِ بابل قابض ہوئے۔ یہودیوں اور بعد کو یونانیوں نے قبضہ جمایا۔ رومی بھی قابض رہے اور ۱۲۳ر قبل مسیح یہودیوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا۔ عیسائی فرمانروا قسطنطین نے یہاں گرجا تعمیر کیا۔ ۶۳۷ء میں مسلمانوں نے رومیوں کو شکست دی۔ ۴۵۰ر سالوں تک یہ گہوارۂ امن بنا رہا۔ صلیبی جنگوں کے نتیجے میں رومن قیادت و عیسائی دنیا نے یلغار کر کے عربوں کو نکال دیا۔ پھر عثمانی ترکوں نے اسے واپس مملکتِ اسلامیہ میں شامل کیا۔ بیت المقدس پہاڑی علاقوں میں آباد ہے۔ بحیرۂ روم کی سطح سے ۲۶۰۰ر فٹ اور بحیرۂ مردار سے ۳۵۰۰ر فٹ بلند ہے۔ بحیرۂ روم ۳۳ر میل اور بحیرۂ مردار ۱۰ر میل پر واقع ہے۔ جزیرہ نما علاقہ ہے۔ یہاں کثیر زیارتیں ہیں۔ یہ شہر بار بار اُجڑا ہے پھر آباد ہوا ہے۔ اس کے باشندے کبھی اُجاڑے گئے کبھی جلا وطن کیے گئے۔ یہاں تاریخ کے کئی اَدوار گزرے۔ اللہ نے بہاریں عطا کیں۔ مقدس انبیا کے ذریعے اسے زینت بخشی۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے عہدِ مبارک میں یہ فتح ہو کر بنی اسرائیل کا مسکن بنا؛ حضرت داؤد علیہ السلام نے اسے فصیل بند کیا اور جبلِ زیتون پر محل تعمیر فرمایا۔ ان کے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے عہدِ بادشاہت میں بیت المقدس میں ہیکل کی تعمیر کی؛ اور اس میں تابوتِ سکینہ رکھا، جس میں تبرکات و منسوباتِ انبیائے کرام تھے۔ اللہ نے بنی اسرائیل کو شوکت دی۔ بعد کو خدا کی نافرمانی کے سبب ذلت طاری ہوئی اور یہودیوں کا دور جاتا رہا۔ بخت نصر شاہِ بابل (عراق) نے یہودیوں کی عہد شکنی و غدر سے تنگ آ کر بیت المقدس پر حملہ کیا۔ ہیکل کو تباہ کیا؛ یہودیوں کا قتلِ عام کیا، قبضہ جمانے بعد باقی ماندہ یہودیوں کو اسیر بنایا۔ انھیں بعد کو جلا وطن کر دیا، پھر وہ دریائے فرات کے کنارے بابل میں آباد کیے گئے اور اس بستی کا نام تل ابیب رکھا گیا۔ اسرائیل کا موجودہ دارالحکومت تل ابیب اسی کی یاد میں ہے۔ اللہ نے اپنے محبوب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمِ ناز سے اسے برکت دی۔ شبِ معراج محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیت المقدس آمد ہوئی۔ انبیا کی امامت امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کی۔ سبحان اللہ! اس طرح مسلمانوں کی جبینِ عقیدت سوئے اقصیٰ جھکتی ہے۔ محبتوں کا قبلہ ہے یہ ارضِ اقدس۔ ۶۳۷ء میں ایک مدت تک محاصرے کے بعد یہ شہرِ مقدس مسلمانوں کے حوالے ہوا۔

تقدس مآب مقام: بیت المقدس کئی ناموں سے یاد کیا گیا۔ یہودی وعیسائی اسے یروشلم کہتے ہیں۔ جس کے معنی ورثۂ امن بیان کیے جاتے ہیں۔ اسے Golden City بھی کہا جاتا ہے۔ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے اور مدھم روشنی یہاں کے سنہرے پتھروں کے مکانات سے مرتعش ہوتی ہے تو کرنیں پھوٹ پڑتی ہیں۔ یہاں امن کم ہی رہا۔ اسے مسلمان بھی مقدس مانتے ہیں اور یہود و نصاریٰ بھی۔ یہاں کثیر انبیا کی آمد ہوئی۔ جن کے قدموں کی برکت سے یہ پاک زمیں باغ و بہار ہے۔ لیکن ہمیشہ یہود و نصاریٰ کی یہ کوشش رہی ہے کہ یہاں صرف انھیں کا قبضہ ہو۔ مسلمانوں کو ایک سازش کے تحت مسلسل تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ایک صدی سے زیادہ مدت سے منصوبہ بند طریقے سے مسلم بستیاں اُجاڑی جا رہی ہیں۔ یہودی بستیاں بسائی جا رہی ہیں۔ مسجد اقصیٰ کے چاروں طرف سے مسلمانوں کو خانماں برباد کیا جا رہا ہے۔ ہراساں کر کے بھگانے کی مہم جاری ہے۔ نسلوں کو تباہ اور لہو کو ارزاں کر دیا گیا ہے۔ ہر روز تباہی ہے، ہر روز طوفان ہے۔ مسلمانوں کا خون پانی سے زیادہ سستا ہو گیا ہے۔ آہ و سسکیاں اور نالے بلند ہو رہے ہیں۔ لیکن ظالم بجائے باز آنے کے ظلم میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کے بازو مسلم ممالک کی غفلت سے طاقت وَر بنتے جا رہے ہیں۔ امریکہ کے ذریعے ماضی میں بیت المقدس کو اسرائیلی کیپٹل تسلیم کیے جانے نے رہی سہی کسر پوری کر دی۔ عالمی دہشت گردی کے ذریعے اہلِ فلسطین کی زمین چھیننا سخت مذموم ہے۔

سازشی عزم کی تکمیل: ماضی میں عرب میں جو کچھ حالات گزرے ان میں اکثر واقعات یہودی فکر و مفاد کے مطابق تھے۔ لیبیا، عراق، شام، یمن، مصر کی تباہی، پے درپے مسلم ملکوں میں بدامنی مشن کو تقویت، داعش والقاعدہ کا وجود، ۲۰۱۶ء میں مسجد نبوی شریف سے قریب دھماکہ اور ایک سال کے بعد حدودِ حرم میں دھماکہ ان سب کے پسِ پردہ بالراست یا براہِ راست اسرائیل کا ہاتھ محسوس ہوتا ہے!! عربوں میں اسرائیل نفرت و تشدد کی پرورش کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ مسلم ممالک کی نمائندہ تنظیم کے اجلاس میں عرب حکمرانوں کے ذریعہ محض لفظی مذمت کی جاتی ہے، اور عملی اقدامات سے مکمل گریز بھی یہودی کاز کا اہم حصہ ہے، جس کا نتیجہ ہے کہ موجودہ تباہی میں کوئی بھی مسلم ملک اسرائیل کے خلاف میدان میں نہیں؛ مسلم ممالک اپنے اقتدار کا عرصہ طویل کرنے کے لیے شعوری ولاشعوری طور پر یہودی ریاست کے مفاد میں کام کر رہے ہیں! ایسے میں یو این او، انسانی حقوق کی تنظیمیں اور جمہوری اقدار کے فروغ کی بات کرنے والے ادارے بھی جنبشِ لب کشائی نہیں کر رہے۔ انھیں مسلمان کا وجود کھٹکتا ہے۔ انھیں مسرت ہو رہی ہو گی کہ اسرائیل نے والیانِ اقصیٰ پر اقصیٰ کی راہ تنگ کر رکھی ہے۔ اسرائیل کو خوب پتہ ہے کہ عربوں کی غیرت مر چکی ہے۔ وہ بیت المقدس کے تحفظ کو نہیں آئیں گے۔ اسی لیے وہ پورے خطے میں دہشت گردانہ ارادوں کو عملی جامہ پہنانے میں لگا ہے۔ اگر مسلم ملکوں کو کچھ احساس بھی ہوتا ہے تو وہ زبانی جمع خرچ تک ہی محدود ہے۔ اب مسلم ممالک کی متحدہ قوت کے ذریعے دہشت گردی کے خاتمہ تک عملی جدوجہد کا وقت ہے۔ صہیونی طاقت کے ذریعہ بیت المقدس پر کامل تسلط کے خواب کو شرمندۂ تعبیر ہونے سے روکنے کے لیے ضروری ہے کہ مسلم ممالک متحدہ و مشترکہ قوت کا استعمال کریں، لیکن عربوں کی غیرت مردہ ہو چکی ہے، حالاں کہ صحابہ، غازیانِ اسلام بالخصوص سلطان صلاح الدین ایوبی جیسے مردِ جری کی مثالی زندگی سامنے ہے۔ ابھی مزید قربانیوں کے بعد ان کی آنکھیں کھلیں گی۔ شاید جب تک طوفان ان کے اقتدار کی بنیاد ہلا چکا ہو گا۔

☆☆☆☆☆

زلزلے کیوں آتے ہیں؟

قرآن حدیث کی روشنی میں ۲۰۰۵ء کے تباہ کن زلزلے کے پندرہ سال بعد کل ایک دفعہ پھر شدید زلزلے آزاد کشمیر اور دارالحکومت اسلام آباد اور لاہور سمیت ملک کے مختلف شہروں شدید زلزلے کے نتیجے میں ۲۶ر افراد جاں بحق اور ۳۰۰ر سے زائد زخمی ہو گئے، زخمیوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ زلزلہ پیما مرکز کے مطابق ریکٹر اسکیل پر زلزلے کی شدت ۵ر اعشاریہ ۸ر ریکارڈ کی گئی ہے، جس کی گہرائی زیر زمین ۱۰ر کلومیٹر تھی۔

زلزلہ کیا ہے؟ زمین کے اندر تہوں میں چٹانوں کے درمیان عرصے سے جاری حرکات کے باعث پیدا ہونے والی توانائی کے اخراج سے سطح زمین پر پیدا ہونے والی ہلچل کا نام زلزلہ ہے۔ زلزلے قدرتی آفات میں سب سے ہولناک اور تباہ کن تصور کئے جاتے ہیں۔ یہ اچانک آتے ہیں اور پلک جھپکتے ہی بے شمار انسانوں اور بستیوں کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔

زلزلے کیوں آتے ہیں؟ قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب الٰہی مختلف قوموں پر مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے جس میں زلزلے، طوفان، سیلاب، قحط و خشک سالی کے علاوہ دیگر زمینی و آسمانی آفات و بلیات شامل ہیں جس کا بنیادی سبب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں اور نبیوں کی نافرمانی اور ان قوموں کی اپنی بداعمالیوں کو قرار دیا گیا ہے۔ جن کا ذکر قرآن حکیم میں مختلف سورتوں اور آیات میں ملتا ہے جن میں سے چند آیات، عرفان القرآن کے ترجمے کے ساتھ درج کی جارہی ہیں۔ سورہ روم میں ارشاد خداوند ہے: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ○ (الروم، ۳۰: ۴۱) ”بحر و بر میں فساد ان (گناہوں) کے باعث پھیل گیا ہے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کما رکھے ہیں تاکہ (اللہ) انہیں بعض (برے) اعمال کا مزہ چکھا دے جو انہوں نے کیے ہیں، تاکہ وہ باز آجائیں“۔ اسی طرح سورہ الشوریٰ میں ارشاد خداوندی ہے: وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ۔ (الشوریٰ، ۴۲: ۳۰) ”اور جو مصیبت بھی تم کو پہنچتی ہے تو اُس (بداعمالی) کے سبب سے ہی (پہنچتی ہے) جو تمہارے ہاتھوں نے کمائی ہوتی ہے حالاں کہ بہت سی (کوتاہیوں) سے تو وہ درگزر بھی فرما دیتا ہے“۔ زلزلے اور قدرتی آفات محض عذاب الٰہی ہی نہیں بلکہ یہ بندوں پر آزمائش کی صورت میں بھی نازل ہوتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار اور بخشش و مغفرت کے ساتھ رجوع کرنا چاہئے۔ اس آزمائش کا ذکر قرآن پاک کی درج ذیل آیات سے ظاہر ہوتا ہے۔ زلزلے، قرب قیامت کی نشانی اور سورہ الزلزال اللہ رب العزت نے قرآن کریم کی سورہ الزلزال کی پہلی چند آیات میں قرب قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہولناک زلزلے کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا○ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا○ وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا○ (الزلزال، ۹۹: ۱ تا ۳) ”جب زمین اپنے سخت بھونچال سے بڑی شدت کے ساتھ تھرتھرائی جائے گی۔ اور زمین اپنے (سب) بوجھ نکال باہر پھینکے گی۔ اور انسان (حیران و ششدر ہو کر) کہے گا: اسے کیا ہو گیا ہے۔“ مفسرین کرام نے فرمایا ہے کہ ان آیات مقدسہ میں ایک ایسے زلزلے کا ذکر کیا گیا ہے جو پوری روئے زمین پر آئے گا اور قیامت برپا کر دے گا اور اس ہیبت ناک اور خوفناک زلزلے سے زمین کا کوئی حصہ محفوظ نہیں رہے گا جس کے نتیجے میں پوری زمین کو ہموار کر دیا جائے گا اور ایسا نفخ ثانی کے بعد ہوگا مگر اس سے قبل چھوٹے زلزلے آئیں گے جو قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ہوں گے اور جو کثرت سے رونما ہوں گے۔

زلزلے کیوں آتے ہیں؟ احادیث کی روشنی میں امام بخاری نے اپنی کتاب الصحیح البخاری کتاب الاستسقاء باب ما قیل فی الزلازل والایات میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک روایت نقل کی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک علم کو اٹھا نہیں لیا جاتا۔ اس وقت کثرت سے زلزلے آئیں گے۔ ایک زمانہ دوسرے کے قریب تر ہوگا، فتنہ و فساد ظاہر ہوگا، ہرج میں اضافہ ہوگا یہاں تک کہ مال و دولت کی فراوانی اس طرح ہوگی جیسے ابل پڑے گی۔

جامع ترمذی میں معروف صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے مروی دوسری حدیث مبارکہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرب قیامت کی نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب مال غنیمت کو گھر کی دولت سمجھا جانے لگے، امانت میں خیانت کی جائے، زکوٰۃ کو بوجھ سمجھا جائے، دینی تعلیم دنیا کے لئے حاصل کی جائے، آدمی بیوی کی اطاعت کرنے لگے، اولاد ماں کو ستانے لگے، دوستوں کو قریب اور والدین کو دور کر دیا جائے، انسان سے ڈر کر اس کی عزت کی جانے لگے، گانے بجانے والی عورتیں اور سامان تعیش کی کثرت ہو جائے، شرابیں پی جانے لگیں، امت کے بعد میں آنے والے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت ملامت کرنے لگیں تو پھر اس زمانے میں سرخ آندھیوں اور زلزلوں کا انتظار کرو اور زمین میں دھنس جانے اور صورتیں مسخ ہو جانے اور آسمان سے پتھر برسنے کے بھی منتظر رہو اور دیگر آفات و بلیات اور نشانیوں کا انتظار کرو جو اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے تو لگاتار اس کے دانیں گرتے رہتے ہیں۔

صحابی رسول حضرت سیدنا انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ صدیقہ کائنات ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ زلزلہ کیوں آتا ہے؟ ام المومنین نے فرمایا جب لوگ زنا کو حلال کرلیں، شراب پینے لگیں اور گانے بجانے کے مشغلہ کو اپنا لیں تو پھر اللہ کی غیرت جوش میں آتی ہے اور زمین کو حکم ہوتا ہے کہ زلزلہ بپا کر دے۔ اگر اس علاقے کے لوگ توبہ و استغفار کرلیں اور اپنی بداعمالیوں سے باز آجائیں تو ان کے حق میں بہتر ہے ورنہ ان کے لئے ہلاکت ہے۔

فقیہ امت حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک مرتبہ کوفہ میں زلزلہ آیا تو انہوں نے اعلان عام کیا کہ اے لوگو! یقیناً تمہارا رب تم سے ناراض ہو گیا ہے اگر اس کی رضا مندی چاہتے ہو تو فوری اس کی طرف رجوع کرو اور اجتماعی توبہ کرو وگرنہ اسے یہ پرواہ ہرگز نہیں ہوگی کہ تم کس وادی میں ہلاک ہوتے ہو۔

عمر ثانی عادل حکمران حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ جب زلزلہ آیا تو اپنے تمام گورنروں کو ایک خصوصی پیغام بھیجا جس میں آپ نے فرمایا کہ سنو اور اچھی طرح جان لو کہ زلزلے کے جھٹکے سزا کے طور پر آتے ہیں لہٰذا تم لوگ صدقہ و خیرات کرتے رہو اور توبہ و استغفار میں لگے رہو اور حضرت آدم علیہ السلام کی یہ دعا مانگتے رہو۔ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ○ (الاعراف، ۷: ۲۳) ”دونوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اور اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر رحم (نہ) فرمایا تو ہم یقیناً نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے“۔

پیغام: عبرت و نصیحت اور خدمت انسانیت مذکورہ بالا دلائل و براہین سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ زلزلے اور دیگر قدرتی آفات محض عذاب الٰہی ہی نہیں بلکہ اللہ کے نیک و پارسا بندوں پر آزمائش بھی ہیں۔ لہٰذا اس کے مصائب و آلام سے بچنے کے لئے ہم کو بحیثیت قوم سابقہ قوموں کے واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور ان قرآنی واقعات کا مطالعہ کرنا چاہئے جو ان نافرمان قوموں پر غضب الٰہی کے نزول کا سبب بنے اور جہاں بھی یہ قہر خداوندی بپا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اجتماعی توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ، آفت زدہ علاقوں میں بلاتفریق مذہب و ملت بحیثیت انسان ہمیں چاہئے کہ ان بے یار و مددگار سسکتے انسانوں پر مصیبت و آزمائش کے ان پر کٹھن لمحات میں اپنی رفاحی و فلاحی خدمات بڑھ چڑھ کر پیش کریں۔ بقول شاعر

یہی ہے عبادت یہی ہے دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی اور مجتہد ہیں

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، بخاری شریف جو قرآن پاک کے بعد سب سے افضل کتاب ہے اس میں یہ مذکور ہے أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشا کے بعد وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی، وہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ (کریب) بھی موجود تھے، جب وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک رکعت وتر کا ذکر کیا) اس پر انہوں نے کہا: ان کو کچھ نہ کہو یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیہ و مجتہد ہیں، اسی بخاری شریف میں مذکور ہے قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ أَصَابَ إِنَّهُ فَقِيهٌ یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں، انہوں نے وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ انہوں نے ٹھیک کیا اس لئے کہ وہ فقیہ ہیں۔ ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ حضرت امیر معاویہ صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، صرف صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں بلکہ وہ فقیہ و مجتہد بھی ہیں اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کوئی بھی فاسق نہیں بلکہ سب عادل ہیں جیسا کہ شرح الفقہ الأکبر لملا علی القاری میں ہے "أن الصحابة رضي الله عنهم كلهم عدول" یعنی جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل (پاکباز، متقی) ہیں لہٰذا انکا احترام واجب اور انکی گستاخی گمراہیت ہے "إذا رأيت الرجل ينتقص أحدا من أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاعلم أنه زنديق" یعنی جب تم کسی کو صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان گھٹاتے ہوئے دیکھو تو سمجھو کہ وہ زندیق یعنی بے دین ہے

وما علینا الا البلاغ

سید آل رسول حبیبی ہاشمی
سجادہ نشین: خانقاہ قدوسیہ، بھدرک شریف، اڈیشا

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN **MUSLIM TIMES** WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 27 , ISSUE NO: 35 DATE: 20 February to 26 February 2023. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف میں ترکی وسیریا کے مسلمانوں کیلئے خاص دعا کا اہتمام

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا

ترجمہ: جب زمین تھرتھرادی جائے گی جیسے اس کا تھرتھرانا طے ہے۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں، کہ اس وقت ترکی، سیریا (Syria) وغیرہ میں، بڑا غم کا ماحول ہے، ہر طرف تباہی ہی تباہی نظر آ رہی ہے، چھوٹے چھوٹے بچے، بڑی بڑی عمارتوں تلے دب کر رہ گئے ہیں، یقیناً یہ منظر دیکھ کر رونا آتا ہے۔ اسی غم کے ماحول میں، (۹رفروری ۲۰۲۳ء) خانقاہ برکاتیہ (مارہرہ شریف) کے تحت چلنے والے ادارے جامعہ احسن البرکات، کی اسمبلی میں، شفیق العلما والطلبا حضور رفیق ملت دامت برکاتہم العالیہ تشریف لائے اور ہم طلبہ کو ترکی کے مسلمانوں کے حالات ارشاد فرماتے ہوئے رو دیے، اور فرمایا: "بیٹا! یہ غرور و گھمنڈ کس بات کا، یہ سب کچھ فنا ہو جائے گا اور باقی رہ جانے والی ذات بس اللہ کی ہے، یہ زمین و آسمان سب اس کے حکم کے تحت ہیں۔" اور فرمایا: " آج سب کو معلوم ہے کہ ترکی وغیرہ میں کیسی تباہی مچی ہوئی ہے، چھوٹے چھوٹے بچے زیرو ٹیمپریچر (zero temperature) میں بغیر کپڑوں کے بڑی بڑی عمارتوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں"

اور پھر بڑی دردناک آواز میں فرمایا: " ہم مالی اور جسمانی مدد تو نہیں کر سکتے لیکن ہم ایک طرح سے ان کی مدد کر سکتے ہیں، وہ اس طرح کہ ہم ان مسلمانوں کے لیے جو شہید ہو گئے ہیں، ایصال ثواب کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ پاک ان کے گناہوں کو معاف فرمائے، اور تمام مسلمانوں پر رحم فرمائے، ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے، پھر ہم طلبہ کو تاکیداً فرمایا: " آپ جو کچھ پڑھیں (اور ظاہر ہے آپ اللہ اور اس کے رسول کا نام ہی پڑھو گے) تو اس کا ثواب ترکی وغیرہ میں زلزلے کے سبب شہید ہونے والے مسلمانوں کی ارواح کو بخش دینا۔"

یہ اللہ کے نیک بندوں کی ہی شان ہوا کرتی ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمانوں پر پریشانیاں آتی ہیں تو ان کے دل بےچین ہو جاتے ہیں، وہ اپنی ہر مجلس میں ان کے لیے دعا کرتے ہیں، اور ہم نے بھی یہی دیکھا ہے کہ جب بھی مسلمانوں پر کوئی بڑی مصیبت آئی ہے، تو خانقاہ برکاتیہ (مارہرہ شریف) میں، اس کے دفاع کے لیے دعائیں مانگی جاتی ہیں، حضور رفیق ملت نے خود ارشاد فرمایا" آج اپنے مسلمان بھائیوں کی یہ حالت دیکھ کر دل بہت غمگین اور بےچین ہے، اسی لیے آج دعا کا خاص اہتمام کیا گیا ہے، اور بیٹا آپ لوگ اپنی ہر نماز میں ان کے لیے دعائیں کرنا، کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد مسلمانوں کو اس سے نجات عطا فرمائے۔ آمین"

اور پھر ترکی، سیریا (Syria) وغیرہ میں شہید ہونے والے مرحومین کے لیے خاص طور پر سورۂ فاتحہ و سورۂ اخلاص پڑھ کر ایصال ثواب کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولی تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارک کے صدقے مسلمانوں کی مدد فرمائے اور جلد از جلد اس آفت سے نجات عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔

محمد حسن رضا برکاتی

☆☆☆

ترکی وسیریا کے مسلمانوں کی حفاظت کیلئے دعا کی اپیل

مالیگاؤں: اس وقت زلزلہ کے زیر اثر ترکی و شام بری طرح متاثر و نڈھال ہیں۔ ہزاروں افراد زلزلہ کے باعث شہید ہو چکے ہیں۔ لاکھوں متاثر ہیں۔ مکانات آن کی آن میں ڈھیریوں میں تبدیل ہو گئے ہیں۔

ابتلا و آزمائش کی اس گھڑی میں ہمیں چاہیے کہ متاثرین کے لیے حرفِ دُعا بلند کریں۔ دُعائیہ محافل منعقد کریں۔ ان کی بحالی و جان و مال کی حفاظت کے لیے دعا کریں۔ ائمہ کرام سے گزارش ہے کہ نمازِ جمعہ کے خطاب میں زلزلہ سے متعلق اسلامی احکام بیان کریں۔ مصائب سے متعلق اپنی ذمہ داریوں کا احساس جگائیں۔ رجوع الی اللہ کی ترغیب دیں اور اپنی زندگی کو شریعتِ اسلامی کے مطابق گزارنے کی نصیحت کریں۔ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ دَرد و دُکھ کی اِس گھڑی میں مسلم مملکتوں کے زلزلہ متاثرین کی باز آباد کاری، ان کے جان و مال کی حفاظت کے لیے خصوصی دُعاؤں کا اہتمام کریں۔ ایسی اپیل نوری مشن مالیگاؤں سے جاری کی گئی۔

حضور احسن العلما رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یاد میں خانقاہ برکاتیہ میں محفل کا انعقاد

مارہرہ شریف یوپی: ۱۳رفروری ۲۰۲۳ء کو، بعد نماز مغرب، تاریخی بارکاتی مسجد میں، حضور احسن العلما حضرت سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں، شہزادۂ حضور احسن العلما شفیق العلما والطلبا حضور رفیق ملت دامت برکاتہم العالیہ واساتذہ وطلباء کی موجودگی میں، ایک محفل منعقد ہوئی، جس کا آغاز قاری عرفان صاحب (مدرس جامعہ احسن البرکات) نے تلاوت قرآن پاک سے کیا، اس کے بعد نعت شریف پڑھنے کے لیے تشریف لائے محمد اظہار احسنی متعلم جامعہ ہذا، اور پھر محمد اکرم احسنی نے، حضور احسن العلما کی شان میں، مولانا اکبر صاحب (مدرس جامعہ ہذا) کی لکھی ہوئی منقبت پیش کی، اب وہ گھڑی آئی جس کو سننے کا شدت سے انتظار ہر برکاتی کو رہتا ہے، یعنی بزم نوری کے دولہا، شفیق العلما حضور رفیق ملت دامت برکاتہم العالیہ تشریف لائے، اور فرمایا:

حضور احسن العلما کا چہرہ، چودھوی کے چاند کی طرح چمکتا تھا، اور جب آپ کسی منبر پر علما کے درمیان تشریف رکھتے، تو ایسا معلوم ہوتا تھا، کہ ستاروں میں چاند موجود ہے، اور جب یہ دونوں بھائی (حضور احسن العلما و حضور سید العلما) ایک منبر پر موجود ہوتے، تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ چاند اور سورج ایک ہی منبر پر جمع ہو گئے ہیں۔

سبحان اللہ! کیسا نورانی چہرہ تھا، جن لوگوں نے حضور احسن العلما کو دیکھا ہے، وہ لوگ آج بھی ان کے نورانی چہرہ کا جگہ جگہ تذکرہ کرتے ہیں اور جب یاد زیادہ ستاتی ہے، تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔ اسی لیے شرف ملت (شہزادہ حضور احسن العلما) فرماتے ہیں:

ہر سال تیری یاد کی شدت میں اضافہ
اس بار تو سینے سے جدا ہونے کو ہے دل

حضور احسن العلما کو یہ عزت یہ عروج یہ بادشاہت کیسے نصیب ہوئی اس بارے میں ابا حضور نے ارشاد فرمایا:

حضور احسن العلما کو یہ عروج ماں کی دعاؤں سے ملا، آپ اپنی والدہ کا بے حد ادب کرتے اور ہمہ وقت خدمت کے لیے تیار رہتے، گرمیوں کے موسم میں، فِرج (refrigerator) وغیرہ تو ہوتے نہ تھے، کہ پانی ٹھنڈا ہو سکے، تو حضور احسن العلما کنوے میں ڈول ڈال کر بہت اندر تک پٹکتے تھے تاکہ ٹھنڈا پانی نکل آئے، اور روزانہ رات کو لوٹا بھر کر رکھ دیتے، اور ساتھ ساتھ اس کی ٹونٹی پر کپڑا لپیٹ دیتے تاکہ کوئی کیڑا نہ چلا جائے

تب آپ (حضور احسن العلما) کی والدہ نے آپ کو دعا دی تھی کہ بیٹا حسن تم بادشاہت کرو گے۔

اور دعا بھی ایسی قبول ہوئی کہ بڑے بڑے آ کر آپ کی بارگاہ میں دوزانو ہو کر بیٹھا کرتے تھے، اس کے علاوہ بھی ابا حضور حضور رفیق ملت دامت برکاتہم العالیہ نے بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں جن میں سے چند ہی میں ذکر کر سکا آخری بات اور عرض کر دوں آپ نے بڑی پیاری بات ارشاد فرمائی کہ "ہم نے آپ (طلبہ) اور جامعہ کی وجہ سے اپنے پروگرام کم کر دیے، اب تو ہم نے یہ زندگی جامعہ احسن البرکات کو وقف کر دی ہے"۔

اس کے بعد صلاۃ وسلام پڑھا گیا اور دعا کے ساتھ محفل کا اختتام ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولی تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ان سرکاوں کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے جن کے بارے میں بریلی کے امام نے فرمایا

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضاؔ
بول بالے مِری سرکاروں کے

محمد حسن رضا برکاتی

ناشر کنزالایمان الحاج محمد عمران دادانی رحلت فرماگئے

خادم قرآن ناشرِ کنزالایمان الحاج محمد عمران دادانی رضوی صاحب (بانی نشانِ اختر ممبئی) ۱۴رفروری ۲۰۲۳ء بروز منگل دوپہر ۲:۳۰ رکو ممبئی میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ادھر کچھ مدت سے علیل تھے۔ عارضۂ قلب میں مبتلا تھے۔ تاہم دینی و اشاعتی سرگرمیوں سے اخیر وقت تک مربوط رہے۔ مرحوم کی نمازِ جنازہ کچھی میمن جماعت خانہ نزد مینارہ مسجد ممبئی میں ہی رات ۱۱:۰۰ بجے ادا کی گئی۔ جب کہ تدفین منگل واڑی قبرستان گرگاؤں ممبئی میں عمل میں آئی۔ مرحوم ہمہ جہت خوبیوں کے مالک تھے۔ اعلیٰ حضرت کے مسلکِ حق وصداقت کے داعی و ناشر تھے۔ نشانِ اختر کے ساتھ ساتھ رضا اکیڈمی ممبئی سے بھی وابستہ تھے۔ مرحوم کے اکابر علما ومشائخ اہلِ سنّت سے دیرینہ مراسم وروابط تھے۔

ترجمۂ قرآن کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان پر متعدد رخ سے اہم وتاریخی خدمات انجام دیں۔ نادر و نایاب اور خوبصورت ایڈیشن "الفی قرآن مع ترجمہ کنزالایمان" کی اشاعت بھی حروفِ زریں سے لکھے جانے کے لائق ہے۔ خدمتِ قرآن کنزالایمان کا باب ایسا تابندہ ہے جو یقینی طور پر ان کی آخرت کی کامیابی کا باعث ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذوقِ دینی وجذبۂ خدمتِ قرآن کو قبول فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ قبر کو گہوارۂ فردوس بنائے۔ سیئات کو حسنات سے تبدیل فرمائے۔ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

مرحوم کے لیے اہل سنت کی مقتدر شخصیات بالخصوص حضور امین ملت ڈاکٹر سید محمد امین میاں مارہروی صاحب قبلہ (خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف)، شہزادۂ مخدوم سمناں حضرت علامہ سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی عرف معین میاں صاحب قبلہ (صدر آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء)، علامہ قمرالزماں خان اعظمی (ورلڈ اسلامک مشن یوکے)، علامہ عبدالمبین نعمانی قادری (دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ)، علامہ محمد ارشد مصباحی (اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن انٹرنیشنل یوکے)، پروفیسر مجیداللہ قادری (ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا)، الحاج محمد سعید نوری (رضا اکیڈمی ممبئی)، نوری مشن مالیگاؤں اور دیگر سنی تنظیموں، اداروں نے دُعاے مغفرت وتعزیت کا اہتمام کیا ہے۔ ایسی اطلاع صدر و اراکین نوری مشن/ اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر مالیگاؤں نے ارسال کی۔

جشن شبِ معراج اور آغاز و تکمیلِ حفظِ قرآن

مالیگاؤں: ۲۸ رفروری ۲۷/ رجب المرجب بروز سنیچر بعد نمازِ مغرب مسجد اہلسنّت پاسبانِ ملت نور باغ میں تکمیلِ حفظِ قرآن پاک کی بابرکت محفل ہوگی۔ اس موقع پر مدرسہ اہلسنّت پاسبانِ ملت کے ہونہار طالب علم حافظ ارشد رضا ابن حافظ فراز احمد برکاتی حفظِ قرآن پاک کی تکمیل فرما کر زمرۂ حفاظ میں شامل ہوں گے۔ اسی موقع پر ۸ رطلبہ حفظِ قرآن کریم کا آغاز کریں گے جن کے نام اس طرح ہیں: عبدالرحمن عتیق احمد، محمد اعیان محمد الطاف، محمد مدثر محمد الطاف، محمد ابوذر حاجی اعجاز احمد، شارق علی ظہیر علی، شیخ آفتاب شیخ فیروز، محمد فیض عمران حسین، محمد حسنین محمد اسماعیل۔ خصوصی خطاب علامہ احمد رضا ازہری صاحب فرمائیں گے۔ نظامت کے فرائض حافظ محمد فہیم رضوی انجام دیں گے۔ مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے مفتی نعیم رضا مصباحی، مفتی عرفان رضا برکاتی مصباحی، حافظ فراز احمد برکاتی، حافظ عبدالوکیل نعمانی، حافظ شاہد رضوی شریک ہوں گے۔ پروگرام میں شرکت کی گزارش ٹرسٹیان وانتظامیہ کمیٹی مسجد اہلسنت پاسبانِ ملت نور باغ نے کی ہے۔

☆☆☆☆☆

جامعہ گلشن فاطمہ میں جشن ختم بخاری شریف

بنگلور: ۱۲ فروری۔ بروز ہفتہ بتاریخ ۱۱رفروری ۲۰۲۳ء جامعہ گلشن فاطمہ بنگلور (زیر اہتمام امام احمد رضا مومنٹ بنگلور) میں جشن ختم بخاری شریف کی ایک بابرکت محفل منعقد کی گئی بفضلہٖ تعالیٰ اس محفل کا آغاز قرآت کلام الٰہی حافظ وقاری محمد افضل حسین صاحب سے ہوا اور امداح خیر الانام ثناء خواں حافظ توصیف رضا سلمہ نے حمد ونعت پیش فرمائی، مولانا محمد صابر حسین رضوی صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیتے ہوئے مہمان خصوصی استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا حافظ وقاری الشاہ عتیق الرحمن صاحب قبلہ (شیخ الحدیث جامعہ رضائے مصطفی گلشن رضوی رائچور) خلیفہ حضور اشرف الفقہاء نے فرمایا جس میں احادیث کی قسمیں اور اس کے اسرار و رموز کو دلائل کی روشنی میں عنایت فرماتے ہوئے حضرت والا نے معتزلہ جو کہ ایک بد دین فرقہ ہے اس کی سرکوبی کی اور اس کے باطل نظریات کا مدلل و مفصل جواب مرحمت فرمایا۔ اور اعمال صالحہ کی درستگی اور عقائد صحیحہ کی پختگی پر عمدہ گفتگو فرماتے ہوئے کہا کہ ایک بندئے مومن اسی وقت کامل ایمان والا ہو سکتا ہے جس کے دینی و دنیاوی اعمال درست ہوں اور عقائد صحیح ہو اور قرآن مجید کی آیت ان اللہ سریع الحساب کی تلاوت کر کے، مزید یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے اور وہ سارے بندوں کا جلد حساب ہوگا اور میدان محشر میں میزان عدل جس کا ایک پلڑا آسمان و زمین کے فاصلے سے بڑا ہے قائم ہوگا جہاں بندوں کے اعمال تولے جائیں گے، وہیں پر جنتی اور جہنمی ہونے کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا کہ کچھ بندے وہ ہیں جو بغیر حساب وکتاب کے جنت میں جائیں گے اور کچھ جہنم میں اور اکثر وہ ہیں جن کا حساب وکتاب لیا جائے گا۔ اختتام درس بخاری شریف کی آخری حدیث امسال فارغ ہونے والی طالبات جامعہ وسامعین وسامعات کے سامنے پڑھا اور اس کے فضائل ومناقب بیان فرمائے اور کہا کہ یہ جو دو کلمہ (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم، الحدیث) ایسے ہیں جو میزان عمل کے پلڑے پر بھاری ہوں گے اس لیے جو بندئے مومن صدق دل سے ذکر کردہ دو کلمہ کی تلاوت کرتا ہے کل بروز قیامت اس کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا۔ خوتین اسلام اور جامعہ کی طالبات کو متوجہ فرما کر انہیں احکام شرعیہ وفرعیہ پر سختی کے ساتھ عمل کرنے کی تعلیم دی۔

اختتام درس ختم بخاری شریف پر مہمان خصوصی اور جامعہ کے ذمہ داران و مدرسین کرام کی بارگاہان میں امسال فارغ ہونے والی طالبات کی جانب سے نہایت ہی ادب و احترام کے ساتھ گل پوشی و چادر پوشی اور مقدس تحائف پیش کیے گئے۔ اس کار خیر کے فورا بعد مہمان خصوصی نے رقت انگیز دعا مانگی جس میں تمام امت مسلمہ کی خیر خواہی اور سلامتی و بقاء اور مدارس و مساجد و خانقاہوں کی حفاظت کے لیے دعا مانگی اور خصوصاً ترکی و ملک شام میں زلزلے کی لپیٹ میں آنے والے سارے مسلمانوں کے لیے دعاے استجابیت مانگا، اسکے فورا بعد صلاۃ وسلام پر بفضلہٖ تعالیٰ یہ بابرکت محفل اختتام پذیر ہوئی۔

الحمدللہ اس محفل میں جامعہ ھذا کے ذمہ داران وعمائدین شہر بنگلور وعوام اہل سنت و خواتین اسلام اور جامعہ ھذا کے صدر سید صادق ارشاد، مولانا شارب ضیاء مصباحی، مولانا حافظ وقاری محبوب رضا برکاتی، مولانا حافظ سید صادق قادری، مولانا شیخ جلال الدین چشتی، حافظ احمد علی بیگ نوری مولانا دادا پیر امجدی، جناب محمد جاوید خان، جناب مدثر احمد رضوی وغیرہ جلوہ افروز تھے۔

از: شعبۂ نشر و اشاعت، امام احمد رضا مومنٹ، بنگلور

☆☆☆